© rasailojaraid.com

بھی انگریزوں کے خلاف خفیہ کارروائیوں اور ان اسباب کا تذکرہ ہے۔ باب چہارم جو سب سے زیادہ طویل ہے اس میں ہنگامہ کی تمام کلی اور جزئی تفصیلات ہیں جو اس جامعیت کے ساتھ انگریزی اردو کی کسی کتاب میں یکجا نہیں ملیں گی۔ اس کے بعد باب پنجم میں ناکامی اور انتقام کی حسرت انگیز و خوں فشاں کہانی ہے۔ باب ہفتم میں اس ہنگامہ کے اثرات و نتائج پر جو اندرونی بھی تھے اور بیرونی بھی مختصر گفتگو ہے۔ آخر میں متعدد مفید اور معلومات افزا ضمیمے ہیں اور اردو انگریزی کی ان کتابوں کی طویل فہرست ہے جن سے اس کتاب کی تالیف میں مدد لی گئی ہے شروع میں ڈاکٹر تاراچند، ڈاکٹر اشرف اور مولانا محمد میاں کے قلم سے مختصر مختصر تعارف ہے جس میں سب نے اس کتاب کی اور اس کے نوعمر مصنف کی صلاحیت و سلیقہ تصنیف کی بڑی تعریف کی ہے۔ زبان شگفتہ اور انداز بیان سلجھا ہوا ہے۔

امامت عظمیٰ | ترجمہ جناب ابوالفتح عزیزی تقطیع خورد ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت ۲/ پتہ:- محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب۔ قرآن محل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی

سید محمد رشید رضا مرحوم نے جو مصر کے مشاہیر علما اور بلند پایہ مصنفین میں سے تھے خلافت اور امامت پر المنار میں جو مسلسل مضامین لکھے تھے اور جن کو بعد میں کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا، زیر تبصرہ کتاب انھیں دونوں رسالوں کا ملخص اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ سلیس اور رواں ہے۔ لیکن مترجم نے جو تلخیص کی ہے اس میں ربط اور تسلسل کا خیال نہیں رکھا ہے۔ پھر کتابت اور طباعت کی غلطیاں بھی ہیں۔ زبان بھی بعض جگہ غلط ہے۔ الہند کا ترجمہ ہند و پاکستان کیونکر صحیح ہوگا؟ اس زمانہ میں پاکستان کا وجود تھا کہاں؟

ابوالکلام آزاد | تقطیع متوسط ضخامت ۳۳۴ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ڈھائی روپیہ پتہ:- پبلیکیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ۔ اولڈ سکریٹریٹ۔ دہلی

مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات پر رسالہ آجکل دہلی نے جو خاص نمبر آزاد نمبر کے نام سے شائع کیا تھا وہ بہت مقبول ہوا۔ اور اس کی تمام کاپیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ اب اسی نمبر کو کتابی صورت میں چھاپ دیا ہے اور اس کا نام بھی بدل دیا ہے اس سے فائدہ یہ ہوا کہ پڑھنے والوں کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سہولت ہوگی اور پھر مستقل ایک کتاب کی حیثیت سے یہ زیادہ پائدار اور دیرپا ہوگی۔ رسالہ آجکل کے آزاد نمبر پر برہان میں تبصرہ ہو چکا ہے۔

دہلی اور اس کے اطراف انیسویں صدی کے آخر میں از مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب

تقطیع خورد ضخامت ۷۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت دو روپیہ پتہ: مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے علوم دینیہ وعربیہ سے فارغ ہو کر چھبیس برس کی عمر میں دلی اور اس کے اطراف کا سفر ایک طالب علم اور جویائے حق کی حیثیت سے کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے دلی میں قیام کے زمانہ میں مولانا نذیر حسین صاحب سے ملاقات کی ان کے درس میں شریک رہے ان کے علاوہ دلی کے دوسرے علما اور طلبا سے بھی ملاقاتیں رہیں۔ وہاں کے تاریخی مآثر کو دیکھا۔ بزرگوں کے مزارات پر حاضری دی۔ مدارس عربیہ کو اور ان کے نظام کو دیکھا۔ پھر دیوبند گئے۔ اور وہاں کے اکابر ومشائخ اور اساتذہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی روحانی اور مادّی ضیافتوں سے مستفید ہوئے۔ پھر رڑکی اور دوسرے مقامات پر گئے اور ہر جگہ جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اس کو سفرنامہ کی شکل میں آسان اور شگفتہ زبان میں قلمبند کرتے رہے۔ زیر تبصرہ کتاب وہی سفرنامہ ہے جو پہلے معارف اعظم گڈھ میں قسط وار چھپا تھا اب کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ یہ سفرنامہ بڑا دلچسپ بھی ہے اور معلومات افزا بھی۔ اس عہد کے خاص خاص علما کی نسبت بعض اچھی اور بری ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو کسی اور ذریعہ سے معلوم نہ ہوں گی اس بنا پر خالص تاریخی اعتبار سے بھی اس کی اہمیت کم نہیں ہے۔ امید ہے کہ ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے محظوظ ہوں گے۔

© rasailojaraid.com